USB PS/2

PS/2-USB adapter allows you to use your PS/2
atible mouse and keyboard as USB compatible
Now you can enioy using your keyboard and
onnected to the USB-PS/2 adapter as an USB
device.

USB HID spec.

بیاد
ثانی الاثانی حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری نقشبندی مجددی
برادر حقیقی
اعلیٰ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددی

ہفت روزہ لاہور
اخبار مجدد الف ثانی رح
مدیر احمد علی نقشبندی مجددی

زیر سرپرستی
فخر المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی
سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف

جلد نمبر 16، شمارہ نمبر 19، 7 مئی 2011 بروز ہفتہ، بمطابق 7 جمادی الثانی 1432ھ

دو آنکھوں کو دوزخ کی آگ نہ چھوئے گی:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عَیْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ عَیْنٌ بَکَتْ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ وَعَیْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ "دو آنکھیں ایسی ہیں جنہیں دوزخ کی آگ نہ چھوئے گی ایک وہ جو اللہ ﷻ کے خوف سے روئے اور دوسری وہ جو اللہ ﷻ کی راہ میں پہرہ دے"۔ (اسلامی سرحدوں کی حفاظت کیلئے جاگنے والی سفر جہاد میں سونے والے غازیوں کی حفاظت کرنے والی آنکھ کہ دشمن شب خون نہ مار دے)۔

اللہ ﷻ کی راہ میں خرچ کرنے کا ثواب:

حضرت خریم ابن فاتک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَةً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ کُتِبَ لَهٗ سَبْعُمِائَةِ ضِعْفٍ "جو اللہ ﷻ کی راہ میں کچھ خرچ کرے اُس کیلئے سات سو گنا (ثواب) لکھا جاتا ہے"۔ (اللہ تبارک وتعالیٰ کی راہ میں خرچ سے مراد ہر اُس کام کیلئے جس سے دین کا فائدہ ہو یا دینی کام ہو جیسے جہاد، زکوٰۃ وغیرہ)۔

افضل جہاد:

حضرت عبداللہ بن حبشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا، (۱) کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا طُوْلُ الْقِیَامِ "(نماز میں) دراز (یعنی طویل) قیام"۔ (۲) کون سا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا: جُهْدُ الْمُقِلِّ "فقیر محتاج آدمی خود ضرورت رکھنے کے باوجود خیرات کرے"۔ (۳) کون سی ہجرت افضل ہے؟ فرمایا مَنْ هَجَرَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ "وہ ہجرت افضل ہے جس میں ہجرت کرنے والا تمام چیزیں چھوڑ دے جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے حرام قرار دی ہیں"۔ (۴) کون سا جہاد افضل ہے؟ فرمایا مَنْ جَاهَدَ الْمُشْرِکِیْنَ بِمَالِهٖ وَنَفْسِهٖ "وہ جہاد افضل ہے جس میں مجاہد اپنے مال اور جان سے جہاد کرے" (یعنی سب کچھ خرچ کر کے راہِ خدا میں جہاد کرے)۔ اور (۵) کون سا قتل افضل ہے؟ فرمایا مَنْ اُهْرِیْقَ دَمُهٗ وَعُقِرَ جَوَادُهٗ "اُس شہید کا قتل افضل ہے جس کا خون بہا دیا جائے اور اُس کے گھوڑے کے پاؤں کاٹ دیئے جائیں" (اُس کا ٹینک اور توپ تباہ کر دیئے جائیں)۔ ۱۴

[illegible]

فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ (پاکستان)

ملاقات کے اوقات

بروز جمعرات (شرقپور شریف) ------ صبح 11:00 بجے تا 4:00 بجے بعد دوپہر

بروز جمعہ (شرقپور شریف) ------ بعد نماز جمعہ تا 4:30 بجے بعد دوپہر

بروز ہفتہ (شرقپور شریف) ------ صبح 11:00 بجے تا 4:00 بجے بعد دوپہر

بروز اتوار (شرقپور شریف) ------ صبح 11:00 بجے تا 4:30 بجے بعد دوپہر

بروز سوموار (لاہور) --------- صبح 10:00 بجے تا 2:00 بجے دوپہر

بمقام: ڈیرہ حبیب اللہ بھٹی، سنگیاں سٹاپ، نزد ڈبل سڑکاں، نزد نیو خان اڈا، بند روڈ، گلشن راوی، لاہور

نوٹ

1- منگل اور بدھ کو آپ کی دیگر مصروفیات کی وجہ سے ملاقات ممکن نہ ہوگی۔

2- دور و نزدیک سے آنے والے حضرات درج ذیل ٹیلی فون نمبرز پر رابطہ کر کے پہلے معلوم کر لیا کریں کیونکہ بعض اوقات کسی مجبوری کی وجہ سے ناغہ بھی ہو سکتا ہے۔ لہٰذا ملاقات کرنے والے حضرات سے گزارش ہے کہ آنے سے پہلے رابطہ کریں۔

3- بعض صاحب علم اور صاحب تقویٰ حضرات جو تبادلہ خیالات کے لیے وقت چاہتے ہیں ان حضرات سے خصوصی گزارش ہے کہ وہ آنے سے پہلے درج ذیل نمبرز پر رابطہ کریں۔

4- بعض مصروفیات کی وجہ سے مقررہ اوقات کے آغاز میں اگر ملاقات ممکن نہ ہو تو براہ کرم آنے والے حضرات زحمت انتظار گوارہ فرمائیں مقررہ وقت ختم ہونے سے پہلے ان شاء اللہ تعالیٰ ضرور ملاقات ہوگی۔ تاہم احباب میں سے جن کو ضروری کام یا کوئی مصلحت درپیش ہو تو انہیں اجازت ہے وہ کسی دوسرے روز ملاقات کے لیے تشریف لائیں۔

5- جو حضرات نماز جمعۃ المبارک کہیں اور ادا کرنا چاہتے ہوں ان سے گزارش ہے کہ وہ 12:00 بجے سے پہلے ملاقات کا شرف حاصل کر لیں بصورت دیگر انہیں جانے کی اجازت ہے۔

6- اگر کوئی صاحب شام کے وقت واپس جانا چاہیں ان سے گزارش ہے کہ وہ شام سے پہلے ہی شرف ملاقات حاصل کر لیں۔

✻ جن احباب کو اوقات ملاقات ملے وہ حسب توفیق اس کی فوٹو کاپیاں کروا کر دوسرے احباب کو تقسیم کریں۔

منتظم کی اجازت کے بغیر لنگر خانے میں رات ٹھہرنے کی اجازت نہ ہوگی۔ نیز رات کو سونے سے پہلے اپنا سامان اور نقدی وغیرہ منتظم کے پاس جمع کروائیں۔

نوٹ: زائرین دربار عالیہ شیر ربانی دربار شریف اور آستانہ عالیہ کی حدود میں تین دن سے زائد نہیں ٹھہر سکتے۔ رات رہنے والے افراد اپنا کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ ساتھ لے کر آئیں۔ بصورت دیگر انہیں رات ٹھہرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ لنگر ہر روز 12 بجے سے 2 بجے دوپہر تک کھلایا جاتا ہے۔

منجانب: خدام آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف

فون لاہور 042-7313356 , 7225144PP شرقپور شریف 0300-4243812, 056-2591054

ضروری اطلاع: مورخہ 14 مئی 2011 بروز ہفتہ تا 18 مئی 2011 بروز بدھ تک ملاقات نہیں ہوگی۔

marfat.com

حیات وخدمات

حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وصال ۱۴ جمادی الاخریٰ ۵۰۵ھ

از: پروفیسر حافظ محمد عطاء الرحمن رضوی لاہور

پانچویں صدی ہجری کے جلیل القدر عالم دین حجۃ الاسلام امام محمد غزالی علیہ الرحمہ ۴۵۰ھ میں طوس کے قصبہ غزال میں پیدا ہوئے۔ والد ماجد اون کاتنے کا کام کرتے تھے۔ لیکن اولاد کو علم دین کی دولت سے مالا مال دیکھنا چاہتے تھے۔ وفات کے وقت اپنی کل پونجی ایک دوست کے حوالے کر کے انہوں نے یہ وصیت کی تھی کہ میرے بیٹوں کو عالم دین بنانا۔ چنانچہ حسب وصیت دوست نے آپ اور آپ کے بھائی احمد غزالی کو تعلیم دلانا شروع کر دی جب رقم ختم ہوئی تو طوس کے ایک مدرسہ میں داخل کرا دیا تاکہ وہاں اعلیٰ تعلیم بھی حاصل کریں اور وظیفہ بھی پائیں لیکن امام غزالی طوس کی بجائے جرجان چلے گئے اور مشہور زمانہ استاذ امام ابونصر اسماعیلی کی خدمت میں رہ کر علم کی پیاس بجھائی۔ یہاں جو کچھ پڑھا اس کے نوٹس بھی ساتھ ساتھ تیار کئے جب وطن واپس لوٹ رہے تھے تو رستہ میں ڈاکوؤں نے تمام مال لوٹ لیا اس میں وہ نوٹس بھی تھے۔ امام غزالی ڈاکوؤں کے سردار سے جا کر کہنے لگے کہ میرے کاغذات واپس کر دیں کہ یہ میری کئی سال کی محنت کا ثمر ہیں۔ ڈاکوؤں کا سردار ہنس کر کہنے لگا کہ یہ کیسا علم ہے جو ان کاغذات کے چھن جانے سے ختم ہو گیا اور تم علم سے کورے رہ گئے۔ یہ کہہ کر کاغذات واپس کر دیئے۔ امام غزالی پر اس طعنے کا یہ اثر ہوا کہ تین سال کی سخت محنت سے یہ تمام نوٹس زبانی یاد کر لئے۔ پھر نیشاپور کا رُخ کیا جہاں امام الحرمین ابوالمعالی جوینی کے علم وفضل کا ڈنکا بج رہا تھا۔ امام غزالی اس عظیم استاذ کے حلقۂ درس میں شامل ہوئے اور پڑھنے کا حق یوں ادا کیا کہ تین سو ہم جماعتوں پر سبقت لے گئے یہاں تک کہ استاذ محترم نے بھی آپ کی علمی عظمت کا ان الفاظ میں اعتراف کیا کہ ''غزالی علم کا بحرِ ذخار ہیں''

درس وتدریس: امام الحرمین جب تک زندہ رہے امام غزالی ان سے الگ نہ ہوئے۔ ۴۷۸ھ میں جب امام الحرمین کا انتقال ہوا تو آپ سلطنت سلجوقیہ کے علم دوست وزیر نظام الملک کے ہاں گئے جس نے آپ کی بڑی تعظیم کی۔ جامعہ نظامیہ بغداد جس کی صدارت کی تمنا بڑے بڑے جید علماء دل میں رکھتے تھے۔ اس عظیم جامعہ کی مسند صدارت پر امام غزالی صرف چونتیس برس کی عمر میں فائز ہو گئے۔ یہاں چار برس تک تدریس کے ساتھ ساتھ آپ تصنیف وتالیف میں بھی مگن رہے۔

تصوف وطریقت سے لگاؤ: مروجہ تمام علوم پر دسترس اور عظیم علمی مسند پر تدریس کے باوجود امام صاحب اپنی طبیعت میں ایک انتشار واضطراب محسوس کرتے تھے۔ آپ نے اس کا حل مطالعہ میں ڈھونڈنے کی کوشش کی لیکن اضطراب بڑھتا چلا گیا اور تدریس سے طبیعت اچاٹ ہوتی چلی گئی۔ آخر کار آپ نے صوفیاء کی کتب کا مطالعہ کر کے تصوف وطریقت کو سمجھنے کی کوشش کی لیکن یہ علم صرف معلومات نہیں بلکہ تجربے کا تقاضا کر رہا تھا۔ لہٰذا آپ نے تمام دنیاوی جاہ وجلال سے کنارہ کشی اختیار کرنے کا فیصلہ کیا اور بغداد چھوڑ کر دمشق چلے آئے۔ یہاں آپ نے جامع مسجد دمشق کے مغربی کنارہ کو اپنی خلوت گاہ کے طور پر منتخب کیا اور مجاہدہ وریاضت میں مشغول ہو گئے۔ نفس کشی کیلئے آپ مسجد میں جھاڑو دیتے اور غسل خانوں کی صفائی کرتے۔ رفتہ رفتہ یہاں کے لوگ بھی آپ کے علم وفضل سے آگاہ ہو گئے اور کثرت سے آپ کے پاس آنا جانا شروع ہو گئے۔ اپنی ریاضت میں خلل پڑتا دیکھ کر آپ بیت المقدس آ گئے۔ یہاں قبۃ الصخرہ کے مشرقی گوشہ میں بیٹھ کر عبادت وریاضت میں مصروف ہو گئے۔ مشہور ہے کہ آپ کی بلند پایہ تصنیف جس کی مثال دنیا کی اخلاقی کتابوں میں ملنا مشکل ہے یعنی ''احیاء العلوم'' آپ نے یہیں تحریر فرمائی تھی۔ امام غزالی کا وطن سے دور، مجاہدہ وریاضت میں مشغولی کا یہ دور دس سال پر محیط ہے۔ جس کا زیادہ عرصہ بیت المقدس میں گزرا۔ اپنی ان کیفیات کو ''المنقذ من الضلال''

marfat.com

میں آپ نے تفصیل سے قلم بند فرمایا ہے۔ وطن لوٹنے کے تقریباً ایک سال بعد متعلقین سلجوقیہ کے اصرار پر نیشاپور تدریس کیلئے تشریف لے گئے یہاں ایک سال پڑھانے کے بعد پھر وطن میں ہی تا عمر تدریس فرمائی۔

تصانیف: امام غزالی نے اپنی پچپن سالہ زندگی میں بیسیوں کتب تحریر فرمائیں۔ تصانیف کی کثرت کی وجہ سے امام یافعی نے مرأۃ الجنان میں آپ کو ''سید المصنفین'' لکھا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ امام غزالی کی تمام تصانیف کے اوراق کو ان کی زندگی پر تقسیم کیا جائے تو ہر روز چار دستوں کی تحریر حساب میں آتی ہے جو ایک حیرت انگیز بات ہے۔ امام غزالی نے ۴۰ جلدوں پر مشتمل قرآن مجید کی تفسیر ''یاقوت التاویل'' کے نام سے تحریر فرمائی تھی جو غیر مطبوعہ ہے۔ آپ کی اکثر و بیشتر تصانیف نایاب ہیں۔ کئی کتب کے مخطوطے برطانیہ، جرمنی، ایران کے کتب خانوں میں موجود ہیں۔ امام صاحب کی مشہور و معروف کتب جو ہماری دسترس میں کہی جاسکتی ہیں درج ذیل ہیں۔

''احیاء العلوم' کیمیائے سعادت' بسیط' وسیط' وجیز' منهاج العابدین' مکاشفة القلوب' المنقذ من الضلال' تهافة الفلاسفة' نصیحة الملوك' ایها الولد' بدایة الهدایة''۔

تصورِ مصطفیٰ ﷺ: چودھویں صدی میں بعض گمراہ لوگوں نے نبی کریم ﷺ کے بابرکت اور مقدس خیال کو مفسد نماز قرار دے دیا۔ استغفر اللہ۔ کاش وہ امام غزالی کے اس ارشاد سے سبق حاصل کرتے جو انہوں نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب ''احیاء العلوم جلد ۱، ص ۴۷۵'' میں بیان کیا ہے کہ جب نمازی التحیات میں ان الفاظ پر پہنچے السلام علیك ایها النبی ورحمة الله وبرکاته۔ تو دل میں حضور اکرم ﷺ کا خیال لائے اور آپ کے سراپا مبارک کو ذہن میں لا کر سلام عرض کرے''

امام غزالی' نگاہِ نبوی میں: حضور اکرم ﷺ کی نگاہ میں امام غزالی کا مقام کیا تھا اس کا اندازہ امام یافعی کے اس قول سے ہوتا ہے: ''امام غزالی وہ عالم ہیں جسے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے سامنے فخر سے پیش کیا تھا''۔ یہ واقعہ صفحات کی تنگ دامانی کی وجہ سے اختصار کے ساتھ پیش خدمت ہے: ''حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی نے خواب میں دیکھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ کا فرمان ہے ''میری اُمت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں'' براہ کرم آپ ان میں سے کوئی ایک عالم دکھا دیجئے۔ حضور ﷺ نے امام غزالی کی طرف اشارہ کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے ایک سوال پوچھا۔ امام غزالی نے اس کے دس جواب دیئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا جواب سوال کے مطابق چاہیے۔ اس سوال کا ایک جواب کافی تھا آپ نے دس جواب کیوں دیئے۔ امام غزالی نے عرض کی جب اللہ عزوجل نے آپ سے پوچھا تھا ''وما تلك بيمينك يا موسیٰ'' ''اے موسیٰ تیرے ہاتھ میں کیا ہے؟ تو اتنا عرض کر دینا کافی تھا کہ یہ میری چھڑی ہے مگر آپ نے اس کی کئی خوبیاں بیان فرمائی تھیں''۔ (یہ واقعہ فتاویٰ رضویہ النمر اس اور روح البیان میں ہے)

امام اعظم ابوحنیفہ سے عقیدت: امام غزالی اگرچہ شافعی فقہ کے پابند تھے لیکن امام اعظم ابوحنیفہ سے بھی بڑی عقیدت رکھتے تھے۔ چنانچہ مکاتیب میں لکھتے ہیں ''میرا عقیدہ ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فقہ کے حقائق میں اُمت مصطفیٰ کے غواص ترین شخص ہیں''

وصال و مزار: امام غزالی نے طوس میں اپنے گھر کے پاس ہی مدرسہ خانقاہ طلبہ کیلئے قیام گاہ اور ایک باغ بنوایا تھا۔ یہیں زندگی کے آخری ایام میں تدریس اور طالبانِ معرفت کی تربیت کرتے رہے۔ طریقت میں آپ شیخ ابوعلی فارمدی کے مرید تھے۔ آپ کے وصال کا واقعہ نہایت ایمان افروز ہے۔ ۱۴ جمادی الاخریٰ ۵۰۵ھ بروز پیر آپ نے فجر کی نماز ادا فرمائی۔ پھر اپنا کفن منگایا' اس کو بوسہ دے کر آنکھوں سے لگایا پھر کہا ''سمعاً و طاعةً'' یہ کہہ کر پاؤں پھیلا دیئے۔ لوگوں نے آگے بڑھ کر دیکھا تو آپ وصال فرما چکے تھے۔ آپ کا انتقال تو طوس میں ہوا تھا لیکن آپ کا مزار بغداد شریف میں ہے۔ ممکن ہے آپ کے تلامذہ اور متوسلین کے اصرار پر آپ کے جسد خاکی کو یہاں لایا گیا ہو۔ اس وقت بغداد شریف میں آپ کے مزار شریف کی عمارت میں مرقد انور کے گرد ایلومونیم کی جالی لگی ہوئی ہے اور قبر شریف پر چادر ڈالی گئی ہے جبکہ مزار شریف کی عمارت کے گرد چار دیواری بھی موجود ہے۔ مولیٰ کریم امام صاحب کے درجات بلند فرمائے' ہمیں ان کے فیض سے بہرہ ور فرمائے۔ آمین

marfat.com

اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِی السَّمَاءِ

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کا

شجرہ طیبہ

١۔ الٰہی بحرمت حضرت سید المرسلین خاتم النبیین رحمۃ للعالمین سیدنا وشفیعنا وسیلتنا فی الدارین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ١٢ ربیع الاول ١١ھ مدینہ منورہ۔

٢۔ الٰہی بحرمت صدیق اکبر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ٢٢ جمادی الثانی ١٣ھ مدینہ طیبہ۔

٣۔ الٰہی بحرمت حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ١٠ رجب ٣٣ھ مدائن۔

٤۔ الٰہی بحرمت حضرت امام قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ١٢ جمادی الاول ١٠١ھ مدائن۔

٥۔ الٰہی بحرمت حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ ١٥ رجب ١٤٨ھ مدینہ منورہ

٦۔ الٰہی بحرمت حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ ١٤ شعبان ٢٦١ھ بسطام۔

٧۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ ١٠ محرم الحرام ٤٢٥ھ خرقان۔

٨۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابوعلی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ ٤ ربیع الاول ٤٧٧ھ طوس۔

٩۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ ٢٧ رجب ٥٣٥ھ مرو۔

حضرت امام محمد غزالیؒ طریقت میں خواجہ ابوعلی فارمدیؒ کے مرید تھے۔ اس لئے آپ خواجہ یوسف ہمدانی کے پیر بھائی ہیں۔

ایفائے عہد

مصنف ابی داؤد میں ہے کہ مسیلمہ کذاب نے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں ایک خط قاصدوں کے ہاتھ ارسال کیا۔ جب خط ملاحظہ کر چکے تو آپ ﷺ نے قاصدوں سے کہا:

''تم لوگ کس مسلک پر ہو۔''

وہ بولے

جو مسیلمہ کہتا ہے۔ وہ ہی کہتے ہیں۔

اس پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

''اگر سفیروں کا قتل روا ہوتا اور قانون اور ضابطہ اخلاق اس کی اجازت دیتا تو میں ضرور بالضرور تم لوگوں کی گردنیں اڑا دیتا۔''

ابورافع راوی ہیں۔ مجھ کو قریش نے رسول کریم ﷺ کے پاس قاصد بنا کر بھیجا۔ جب میں نے آنحضرت ﷺ کی زیارت کی تو میرے دل میں اسلام کی لگن پیدا ہو گئی۔ میں نے کہا: ''یا رسول اللہ ﷺ! اب میں واپس نہیں جاؤں گا۔''

اس پر رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''عہد شکنی اور قاصدوں کی حبس بیجا ممکن نہیں۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ تم اس وقت تو پلٹ جاؤ، پھر بھی اگر دل کی یہی حالت رہی تو واپس آ جانا۔''

ابورافع کہتے ہیں کہ میں چلا گیا اور واپس آ کر باقاعدہ اسلام قبول کیا۔

بخاری میں آیا ہے کہ ابوجندل پابہ زنجیر حاضر ہوئے مگر رسول کریم ﷺ نے ان کو مکہ کی طرف واپس کر دیا۔ اس معاہدہ کی بناء پر کہ آپ مشرکین مکہ سے کہہ چکے تھے کہ اگر ان میں سے کوئی ادھر آئے گا تو اس کو واپس کر دیا جائے گا۔

marfat.com

نمازوں کی شروعات

آمنہ فیض یوسف زئی

دنیا میں سب سے پہلی صبح کی نماز حضرت آدم علیہ السلام نے پڑھی۔ جو ان کی اولاد کے لیے پہلا سبق یا پہلی سوغات ہوئی۔ حضرت آدم علیہ السلام نے نماز اس وقت پڑھی جب حضرت آدم علیہ السلام جنت سے زمین پر اتارے گئے تو ہر طرف اندھیرا تھا جس سے حضرت آدم علیہ السلام بہت خوفزدہ ہوئے اور جب اندھیرے کے بعد روشنی کی پہلی کرن پھوٹی تو حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تبارک تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور دو رکعت ادا کی۔

ظہر کی نماز سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پڑھی اور اس موقع پر پڑھی جب ان کے پیارے فرزند حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ذبح کرنے کا حکم آیا اور وہ انہیں ذبح کرنے کے لیے مکہ کے پہاڑوں میں چلے گئے وہ عین زوال کا وقت تھا یا ٹھیک دو پہر تھی پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے نور العین ننھے سے اسماعیل علیہ السلام کے ہاتھ پاؤں باندھ کر جب زمین پر لٹایا اور چھری کو خوب تیز کر کے نور نظر کے حلقوم پر چلایا اور چھری نے کام نہ کیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کی نوک پہلے پیارے فرزند کے گلے پر رکھ کر اپنی چھاتی کا سارا زور اس پر دے دیا یہ منظر دیکھ کر آسمانوں کے فرشتے چلا اٹھے اور ادھر رحمت الٰہی جوش میں آ گئی اس وقت بموجب حکم ربی حضرت جبرائیل علیہ السلام جنت سے ایک دنبہ لے کر آئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پشت پر آ کر اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا خلیل اللہ نے مڑ کر دیکھا۔ جبرائیل علیہ السلام ایک دنبہ لیے کھڑے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ اے خلیل اللہ تبارک تعالیٰ اسماعیل کی سفارش کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ اسے چھوڑ دو اور اس کے بدلے میں یہ دنبہ ذبح کر لو۔ یہ سن کر حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ اکبر کہہ کر نماز شکریہ کی نیت باندھ کر کھڑے ہو گئے اور چار رکعت مولائے کریم کی حضوری میں اسی وقت ادا کی۔ جو مسلمانوں کیلئے دوسرا سبق یا دوسری سوغات تھی۔

عصر کی نماز سب سے پہلے حضرت یونس علیہ السلام نے پڑھی یہ وہ وقت تھا کہ آپ کو مچھلی اپنے پیٹ میں لیے ہوئے ساتوں زمینوں کے نیچے تحت الثریٰ میں پہنچ چکی تھی اور وہاں کے اندھیروں میں یونس علیہ السلام نے مہین مہین آواز تسبیح الٰہی کرنے کی سنی اور عرض کیا خداوندا! میں اس وقت کہاں ہوں اور یہ کس کے تسبیح کرنے کی آواز میرے کانوں میں آ رہی ہے؟ ارشاد ہوا کہ اے یونس تم اس وقت انتہائی سمندر کی تہہ میں تحت الثریٰ میں پہنچ چکے ہو۔ جہاں کی مہین مہین کنکریاں یا سنگریزے ہماری تسبیح بیان کر رہے ہیں۔ اتنا سنتے ہی حضرت یونس علیہ السلام پر ایک رقت طاری ہوئی اور اس وقت آپ اس مچھلی کے پیٹ میں جو آپ کے لیے ایک وسیع جگہ بن گئی تھی اللہ اکبر کہہ کر نیت باندھ کر کھڑے ہو گئے اور چار رکعت نماز ادا کی اور پھر لَا اِلٰـہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ کا نعرہ بلند کیا۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ اے چودہ طبق کے معبود! سوائے تیرے کوئی پرستش کے قابل نہیں اور میں نے فی الحقیقت بڑا ظلم کیا ہے۔ اس وقت مچھلی کا پیٹ آپ کے لیے مثل شفاف آئینہ کے ہو گیا تھا جس سے آپ نے تمام عالم آبی کی سیر فرمائی۔ غرض کہ یہ چار رکعت نمازِ عصر سب سے پہلے حضرت یونس علیہ السلام نے ادا کی جو مسلمانوں کے لیے تیسرا سبق یا تیسری سوغات تھی۔

مغرب کی نماز سب سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پڑھی لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فطرت و پاک طینت نے تورات اور انجیل ماں کے پیٹ ہی میں پڑھی اور پیدا ہوتے ہی ماں کی گود میں کلام کیا جس سے اہل ضلالت کو سخت تعجب ہوا اور وہ بالاتفاق کہنے لگے کہ کوئی فرزند بغیر باپ کے نہیں پیدا ہوتا اگر اس فرزند کا کوئی باپ انسان نہیں ہے تو نعوذ باللہ خدا اس کا باپ ہے حالانکہ وہ بھی جانتے تھے کہ آدم علیہ السلام بالکل بغیر ماں باپ کے صرف مٹی سے پیدا ہوئے اور حضرت ہوا علیہا السلام بے ماں کے محض آدم علیہ السلام کی بائیں پسلی سے پیدا ہوئیں۔ خلاصہ یہ کہ وحدانیت سے ان کا دل سیر ہو گیا اور وہ ایک کے تین پکارنے لگے چنانچہ حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے جبکہ وہ ماں کی گود میں اپنی قوم سے کلام کر رہے

marfat.com

تھے اور اپنے آپ کو اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ یعنی اللہ کا بندہ بتا رہے تھے اُن سے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آکر کہا کہ اے عیسیٰ علیہ السلام! لوگ آپ کو بغیر باپ کے پیدا ہونے اور ماں کی گود میں باتیں کرنے کی وجہ سے خدا کا بیٹا کہیں گے اور تمہاری ماں کو خدا کی بیوی ٹھہرائیں گے اور دنیا میں وہ بجائے ایک کے تین خدا پکاریں گے حالانکہ خدا کی ذات عالی ان تمام باتوں سے پاک ہے یہ سنتے ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کھڑے ہو گئے اور حضور خداوندی میں تین رکعت نماز ادا کی اور یہ عین مغرب کا وقت تھا اور اس نماز میں آپ نے اللہ تبارک تعالیٰ سے دفورِ رحمت طلب کی اور تین رکعت نماز آپ نے اس نیت سے پڑھیں کہ پہلی رکعت میں دعویٰ ربوبیت و خداوندی اپنے سے دور کیا کہ اے خدائے واحد و صمد بیشک تو ہی اکیلا معبود ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔ دوسری رکعت میں آپ کی یہ مراد تھی کہ الوہیت والدہ کی نفی ہو۔ تیسری رکعت سے یہ مطلب تھا کہ تمام اطاعت و عبادت صرف اللہ پاک ہی کے لیے ہے اور وہ تو ایک وحدہٗ لاشریک ہے۔ یہ مغرب کی نماز سب سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بھی جو موسیٰ کو بے حد پسند آئی اور ایمان والوں کے لیے یہ چوتھا سبق یا چوتھی سوغات ہوئی۔

اس سے پہلے عشاء کی نماز حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ادا کی جب آپ حضرت شعیب علیہ السلام کی خدمت بجا کر اور اپنی بیوی کو ان کی اجازت سے لے کر شہر مدین سے چلے تو میدانِ طویٰ میں پیارے موسیٰ علیہ السلام پر چار قسم کا امتحان آیا۔ ایک یہ کہ سردی کا موسم، رات کا وقت جس میں شدت کی بارش اور اولے اور ہوائے تند شروع ہو گئی۔ آپ کے ساتھ کوئی ہزار بکریاں تھیں جو اس طوفان باد و باراں میں سب پراگندہ اور منتشر ہو گئیں۔ تیسرے آپ کی بیوی حاملہ تھیں، چوتھے یہ کہ اسی حالت میں بچہ بھی پیدا ہو گیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اس امتحان میں مبتلا تھے کہ اسی وقت سامنے پہاڑ کی چوٹی پر ایک آگ نظر آتی ہے جس کو لینے کے لیے حضرت موسیٰ علیہ السلام پہاڑ کی طرف دوڑتے ہیں۔ پھر جب اس آگ کے قریب پہنچتے ہیں تو اس آگ میں سے آواز آتی ہے اِنِّیْ اَنَا رَبُّکَ یعنی اے موسیٰ! یہ آگ نہیں ہے بلکہ میں ہوں تمہارا پروردگار جسے سن کر موسیٰ علیہ السلام وجد میں آ جاتے ہیں اور اسی وقت آپ چار رکعت نماز ادا کرتے ہیں جو مسلمانوں اور ایمان والوں کے لیے پانچواں سبق یا پانچویں سوغات ہوتی ہے۔

☆☆☆☆☆

نبی کریم ﷺ کے معجزات

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن لوگوں نے پیاس کی شدت کو محسوس کیا جبکہ رسول اللہ ﷺ کے آگے وضو کا برتن تھا، آپ ﷺ نے اس سے وضو کیا۔ بعد ازاں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کی جانب آئے انہوں نے بتایا کہ ہمارے پاس (اتنا بھی) پانی نہیں ہے کہ ہم وضو کر سکیں اور پی سکیں، صرف وہی ہے جو آپ ﷺ کے برتن میں ہے۔ نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ برتن میں رکھا تو آپ ﷺ کی انگلیوں سے پانی چشمے کی مانند جوش مارنے لگا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے پانی پیا اور اس سے وضو بھی کیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ آپ کتنے لوگ تھے؟ انہوں نے بتایا کہ ہم پندرہ سو تھے لیکن اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو پانی ہمیں کافی ہوتا۔''
(صحیح بخاری، صحیح مسلم)

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اُم مالک رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کی جانب چھوٹا سا مشکیزہ تحفہ بھیجتیں جس میں گھی ہوتا تھا، اُم مالک کے پاس ان کے بچے آتے اور ان سے سالن کا مطالبہ کرتے، ان کے گھر میں سالن نہ ہوتا تو وہ اس مشکیزے کی جانب متوجہ ہوتیں جس میں نبی ﷺ کے لیے ہدیۃً گھی بھیجتی تھیں۔ چنانچہ وہ اس میں گھی موجود پاتیں، مشکیزہ ہمیشہ ان کے گھر کا سالن رہتا حتیٰ کہ انہوں نے (ایک دن) مشکیزے کو بالکل نچوڑ دیا۔ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ ﷺ نے دریافت کیا، کیا تو نے مشکیزے کو بالکل نچوڑ دیا؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا، اگر تو اسے نہ نچوڑتی تو گھی ہمیشہ (اس میں) موجود رہتا۔'' (صحیح بخاری)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مدینہ منورہ کے مکین (دشمن کے آنے سے) خوفزدہ ہوئے تو نبی ﷺ ابوطلحہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے جو سست رفتار تھا اور اس کا چلنا کمزور تھا، جب آپ ﷺ واپس تشریف لائے تو آپ ﷺ نے فرمایا، ہم نے تمہارے اس گھوڑے کو تیز رفتار پایا ہے، اس واقعہ کے بعد اس گھوڑے کے ساتھ (دوڑنے میں) کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ اس دن کے بعد سے کوئی گھوڑا اس سے آگے نہ بڑھ سکا۔'' (صحیح بخاری)

marfat.com

38

دار المبلغین کی اعانت

مکرمی جناب ______________ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مادیت کے اس دور میں کفر و الحاد کی ظلمتیں ہر سو پھیلی جا رہی ہیں۔ دینی اور تبلیغی اداروں کا قیام وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل عمیم سے ہم اس پیکر سنت اور عظیم مبلغ اسلام اعلیٰ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ ارادت وعقیدت سے وابستہ ہیں جن کی زندگی کا اوڑھنا بچھونا اتباع سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور تبلیغ دین آپ کا محبوب ترین مشغلہ تھا۔ جو مسلمانوں کے اخلاق، کردار، معاملات، عادات و اطوار کو سنت نبوی کا مظہر اور تعلیمات اسلامی کے عین مطابق دیکھنا پسند فرماتے تھے۔ اور غیر شرعی حرکات وسکنات سے نفرت کا اظہار فرماتے تھے۔ آپ اور آپ کے برادر حقیقی وخلیفہ مجاز حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی یاد کو زندہ و تابندہ رکھنے کے لئے فقیر ۱۹۶۰ء میں دار المبلغین حضرت میاں صاحب اور ۱۹۹۳ء میں جامعہ شیر ربانی برائے طالبات کا قیام عمل میں لایا تا کہ طلبہ وطالبات دینی اور علوم نیز قرآن حکیم کی تجوید وقرات اور تعلیم وتربیت سے آراستہ ہو کر تبلیغ کا کام حسن وخوبی سے انجام دے سکیں۔

حضرت میاں صاحب کے مشن کی پیش رفت کے سلسلے میں فری شفاخانہ شیر ربانی کی بنیاد رکھی جس میں ایکسرے، ای۔سی۔جی، ایمبولینس وغیرہ کا انتظام ہے۔ اور شرقپور شریف کے گرد و نواح کی آبادیوں کو طبی سہولیات دینے کے لئے فری سفری شفاخانہ کا انتظام کیا گیا ہے۔

دنیا عالم اسباب ہے۔ ان اداروں کو چلانے کے لئے خلوص، ہمت اور توجہ کے ساتھ ساتھ سرمایہ کی بھی ضرورت ہے۔ آپ نے بفضلہ تعالیٰ ہمیشہ ان دینی وتبلیغی اداروں کی مالی واخلاقی معاونت کی ہے۔ ضرورت کا تقاضا ہے کہ اشیائے صرف کی قیمتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے آپ اس سلسلے کو جاری رکھیں اور اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تا کہ ان اداروں کی بڑھتی ہوئی ضروریات پوری ہو سکیں۔

امید ہے کہ آپ میری اپیل پر خاص توجہ فرمائیں گے اور ان دینی اداروں کو کامیاب بنانے کے لیے مجھ سے شایان شان طور پر تعاون فرمائیں گے۔

خاکپائے فقیر، دعاگو، آستانہ عالیہ
صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری

056-2591054, 0300-4243812
شرقپور شریف

شرقپور شریف میں سالانہ ختم مبارک

17، 18 اکتوبر
یکم، دوم کاتک بہاں ہوتا ہے

حضرت میاں غلام اللہ صاحب شرقپوری ثانی لاثانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ

زیر اہتمام
صاحبزادہ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی
سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف

منجانب
میاں خلیل احمد شرقپوری
میاں سعید احمد شرقپوری
میاں جلیل احمد شرقپوری

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی
شیخ احمد سرہندی فاروقی
کا سالانہ ختم مبارک ہر سال 27، 28
صفر المظفر کو شرقپور شریف میں ہوتا ہے
زیر سرپرستی
حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی
سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف
رابطہ فون شرقپور شریف 056-259105

شیر ربانی فری ڈسپنسری
شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ پاکستان

زیر سرپرستی
حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی
سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف
فون 056-2591054

marfat.com